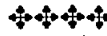


مفطراتِ صوم یعنی روزہ کو توڑنے والی چیزوں کا بیان

روزے کے مسائل میں مفطرات (روزہ توڑنے والی چیزیں) کی بحث انتہائی اہم بحث ہے۔
مفطرات (روزہ توڑنے والی چیزیں) کی بحث میں غوطہ زنی سے پہلے چند تمہیدی باتیں ذکر کی جاتی ہیں، جن کی روشنی میں اس فقہی بحث میں بصیرت پیدا ہونے میں بڑی مدد ملے گی، ان شاء اللہ۔
ان تمہیدی باتوں کے بعد حضراتِ فقہائے کرام کی کتب سے بکھرے ہوئے موتی اصول اور ضوابط کی شکل میں ذکر کئے جائیں گے۔



مقدمہ اولیٰ: وہ عوارض اور حالتیں جو ایک انسان کو لاحق ہوتی ہیں، اور حضراتِ فقہائے کرام ان کے متعلق یہ بحث کرتے ہیں کہ وہ آیا روزہ افطار ہونے سے رکاوٹ اور مانع بنتی ہیں یا نہیں، آٹھ ہیں:

(۱) نسیان - (۲) غلبہ - (۳) اکراہ - (۴) خطا - (۵) نوم - (۶) اغماء - (۷) جنون - (۸) جہل۔

۱۔ نسیان (بھول جانا): نسیان کی حقیقت یہ ہے کہ ضرورت کے موقع پر کسی چیز کا یاد نہ آنا۔
(المحر ۱/۲۷۱)

مثال: کوئی شخص روزے کی حالت میں کھانا پینا شروع کر دے اور اسے یہ یاد نہ ہو کہ میرا روزہ ہے۔ اس بھول کو "نسیان" کہتے ہیں، کیونکہ اس موقع پر ضرورت ہے کہ اسے اپنا روزہ دار ہونا یاد ہو۔

نسیان کا حکم: نسیان (بھول جانا) مانع افطار ہے، لہذا اگر کسی شخص نے بھول کر کچھ کھالیا، پی لیا یا بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کیا، تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۲۔ غلبہ (غالب آجانا): کسی چیز کا ایسے طور پر ہونا کہ اس سے بچنا بہت مشکل اور غیر اختیاری ہو اس کو فقہی زبان میں کہتے ہیں کہ اس چیز کا اس شخص پر "غلبہ" ہے۔

مثال: جیسے غیر اختیاری طور پر کسی شخص کے حلق میں کھسی، راستے کا گرد و غبار، دھواں، آٹے کا غبار چلے جانا، اور نیند کی حالت میں احتلام وغیرہ اسے کہیں گے کہ ان تمام چیزوں کا روزہ دار پر غلبہ ہے، کیونکہ ان سے اپنے آپ

کو بچانا بہت مشکل ہے۔

مثال: اگر کسی جگہ بارش ہو رہی ہو یا برفانی علاقے میں برف پڑ رہی ہو اور وہ غیر اختیاری طور پر روزہ دار کے حلق میں اتر جائے تو اسے غلبہ میں داخل نہیں کریں گے، کیونکہ بارش اور برفاری سے روزہ دار اپنے آپ کو کسی محفوظ مکان یا چھت وغیرہ کے نیچے کھڑے ہو کر بچا سکتا ہے۔

مثال: غسل کرتے ہوئے کان میں پانی چلا جائے تو اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ یہ پانی "غلبہ" میں داخل ہے نہاتے ہوئے کان کو اس سے بچانا اختیار سے باہر اور بہت مشکل ہے۔

غلبۃ کا حکم: غلبہ (غالب آجانا) مانع افطار ہے، لہذا اگر کسی شخص کے حلق میں گردوغبار، دھواں یا کھسی، آٹے کا غبار چلا گیا، تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۳۔ اکراہ: "اکراہ" کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کو ہلاک کر ڈالنے کی دھمکی دے کر کسی کام پر مجبور کر دینا۔ اور یہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ ہلاکت سے شریعت میں جیسے جان سے مار ڈالنا داخل ہے اسی طرح کسی عضو کے کاٹنے یا ضائع کرنے کی دھمکی بھی شامل ہے۔

مثال: کسی شخص نے روزہ دار پر کلاشتوف تان لی، کہ یا تو کھانا کھا لیا پھر مرنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ ایسی حالت کو شریعت میں "اکراہ" کہتے ہیں۔

اکراہ کا حکم: اکراہ مانع افطار نہیں ہے، لہذا اگر کسی روزہ دار کو دھمکی دیکر کچھ کھلا پلا دیا گیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۴۔ خطا (غلطی ہو جانا): خطا سے مراد یہ ہے کہ روزہ دار کو اپنا روزہ دار ہونا یاد ہو مگر غلطی سے پانی وغیرہ حلق میں اتر جائے، مگر پانی پینے کا ارادہ نہ ہو۔

مثال: جیسے روزہ دار کے حلق میں کھلی کرتے ہوئے پانی اتر جائے اب اسے یہ تو معلوم ہے کہ میرا روزہ ہے مگر پانی کے حلق میں اتارنے کا کوئی ارادہ نہ تھا، اسے کہتے ہیں روزہ دار کے حلق میں پانی خطا سے اتر گیا ہے۔

● خطا اور نسیان میں فرق: خطا میں روزہ دار کو اپنا روزہ دار ہونا یاد ہوتا ہے اور فعل (پانی وغیرہ پینا) کا کوئی ارادہ نہیں ہوتا، جبکہ نسیان اس کے برعکس ہے کہ وہاں روزہ دار کو اپنا روزہ دار ہونا یاد نہیں ہوتا۔ مگر فعل (پانی پینا وغیرہ) کا ارادہ ہوتا ہے۔

خطا کا حکم : خطا (غلطی) مانع افطار نہیں ہے لہذا اگر کسی کے حلق میں روزہ یاد ہوتے ہوئے مفطرات میں سے کوئی چیز اتر گئی، تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۵۔ نوم (نیند) : کسی سوتے ہوئے آدمی کے منہ میں پانی وغیرہ ڈال دیا جبکہ وہ روزہ دار تھا۔

نیند کا حکم : نیند افطار سے مانع نہیں ہوتی، لہذا نیند کی حالت میں اگر مفطرات میں سے کوئی چیز حلق

میں اتر گئی تب بھی روزہ افطار ہو جائے گا۔ (کتاب "الأصل" للمحمد ۲/۲۴۴)

البتہ اس سے نیند کی حالت میں احتلام مستثنیٰ ہے، کیونکہ اس سے چمنا بہت مشکل ہے اس لئے فقہائے کرام

نے اسے تیسرے نمبر "غلبہ" میں داخل کیا ہے۔

چمنا نچہ احتلام افطار سے مانع ہے۔ یعنی احتلام کی حالت میں روزہ افطار نہیں ہوتا۔

۶۔ انماء (بے ہوش ہو جانا) : یہ ایک قسم کا مرض ہوتا ہے جس سے انسان کے اعضاء معطل

ہو جاتے ہیں اور کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں، مگر اس سے عقل ختم نہیں ہوتی، جبکہ جنون میں عقل ہی ختم ہو جاتی ہے۔

انماء کا حکم : انماء (بے ہوش ہو جانا) کا حکم نیند کی طرح ہے، جس طرح سے نیند افطار سے مانع نہیں ہے

اسی طرح انماء (بے ہوشی) بھی افطار سے مانع نہیں ہے۔

لہذا اگر کسی بے ہوش روزہ دار شخص کے حلق میں پانی وغیرہ ڈالا گیا اور حلق میں اتر گیا تو اس سے اس کا روزہ

افطار ہو جائیگا۔

۷۔ جنون (پاگل ہو جانا) : یہ ایسی حالت ہوتی ہے جس میں انسان کی عقل زائل ہو جاتی ہے،

اگرچہ اعضاء اس کے اپنے کام سے معطل نہیں ہوتے۔

جنون کا حکم : جنون بھی افطار سے مانع نہیں ہے، لہذا اگر کوئی روزہ دار مجنون ہو گیا، اور اس کے حلق

میں پانی یا داؤا ڈالی گئی، تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۸۔ جہل (جہالت) : ان چیزوں سے جاہل ہونا، جو روزہ کی حالت میں کی جائیں تو روزہ ٹوٹ

جاتا ہے۔

مثال : کوئی شخص روزہ دار ہے اور اس نے ایک گھونٹ پانی پی لیا لیکن اس کو یہ معلوم نہیں ہے کہ روزہ کی

حالت میں ایسا کرنا حرام ہے۔

جہل کا حکم : روزہ کو توڑنے والے احکام سے جہالت "دارالاسلام" میں کوئی عذر نہیں ہے، دارالاسلام میں ہوتے ہوئے احکام نہ سیکھنا اپنی کوتاہی ہے۔ لہذا دارالاسلام میں کوئی شخص جہالت میں روزہ توڑ دے، تو اسکی جہالت افطار سے مانع نہیں ہے، روزہ ٹوٹ جائے گا۔

البتہ دارالحرب میں جہالت عذر ہے لہذا کوئی شخص دارالحرب میں نیا مسلمان ہوا اور روزہ رکھا اور اسے مفطرات (روزہ توڑنے والی اشیاء) کا علم نہیں تھا، اور اس نے جہالت کی وجہ سے روزہ توڑ دیا، تو اس کی جہالت افطار سے مانع ہے اور اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

خلاصہ بحث : وہ عوارض جن کے متعلق حضرات فقہاء کرام یہ بحث کرتے ہیں، کہ یہ افطار سے مانع

ہیں یا نہیں ہیں، آٹھ ہیں:

(۱) نسیان۔ (۲) غلبہ۔ (۳) اکراہ۔ (۴) خطا۔ (۵) نوم۔ (۶) اغماء۔

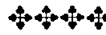
(۷) جنون۔ (۸) جہل۔

حنفی فقہائے کرام کے ہاں ان میں تین عوارض مانع افطار ہیں جن کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا وہ یہ ہیں:

(۱) النسیان (بھول جانا)۔ (۲) غلبہ (کسی چیز کا غالب آجانا)۔

(۳) دارالحرب میں احکام سے جہالت۔

البتہ نیند کی حالت میں احتلام بھی مانع افطار ہے۔ اور باقی تمام عوارض مانع افطار نہیں ہیں ان کے ہوتے ہوئے اگر مفطرات (روزہ توڑنے والی چیزیں) میں سے کوئی چیز پائی گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔



مقدمہ ثانیہ (دوسری بحث) :

روزہ کے مفطرات اور ان سے متعلق اصول و ضوابط تحریر کرنے سے پہلے درج ذیل الفاظ کے معنی اور مطلب

جاننا ضروری ہے تاکہ اصول سمجھنے میں دقت نہ ہو۔

(۱) جوف (۲) منقذ (۳) مسام

جوف کی حقیقت :

جوف سے مراد انسانی جسم کے اندر موجود خلا ہیں۔ جیسے معدہ، حلق، آنتیں، پھیپڑے، مثانہ، دماغ، رحم وغیرہ۔

حضرات فقہائے کرام کے نزدیک روزہ کے افطار کے معاملہ میں ان میں سے چار جوف معتبر ہیں۔
(۱) معدہ۔ (۲) حلق۔ (۳) آنتیں۔ (۴) دماغ۔

ضروری وضاحت:

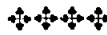
(۱) حلق کے حکم میں پھیپڑے بھی داخل ہیں۔ سگریٹ وغیرہ کا دھواں حلق کے راستہ سے معدہ کی بجائے پھیپڑوں میں جاتا ہے۔

(ب) اطباء جدید کی تحقیق کے مطابق دماغ میں کوئی جوف نہیں۔ لہذا اس تحقیق کی روشنی میں حضرات فقہائے کرام نے جو دماغ کو جوف قرار دیا ہے اس سے مراد ناک کا وہ حصہ ہے جو نرم حصہ سے اوپر ہے۔ اور ناک کے نرم حصہ سے اوپر والے حصہ کا اندرونی رابطہ حلق کے ساتھ ہے۔

حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مرد کا مثانہ بھی شامل ہے، گویا کہ ان کے نزدیک پانچ جوف معتبر ہیں۔

جوف کے معتبر ہونے کا مطلب:

جوف کے معتبر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مفطرات میں سے کوئی چیز انسانی جسم کے باہر سے کسی بھی معتبر جوف میں پہنچ گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔



منفذ کی حقیقت:

منفذ (نفوذ، گزرنے کی جگہ) سے مراد وہ راستہ ہے جس کے ذریعے سے مفطرات میں سے کوئی چیز جوف (معدہ، حلق، آنتیں، دماغ) تک پہنچ جائے۔

یہ منفذ دو طرح کے ہوتے ہیں:

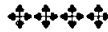
(۱) قدرتی اور پیدائشی راستے جو اللہ تعالیٰ نے خلق بناائے ہیں (جیسے منہ، ناک، کان، پاخانے کا مقام)۔

(۲) وہ راستے جو قدرتی اور پیدائشی نہیں ہیں، بعد میں کسی وجہ سے بن گئے ہیں (جیسے دماغ کا گہرا زخم، پیٹ کا زخم، جو معدہ تک پہنچتا ہو، پیٹ پر معدہ کے برابر سوراخ)۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک افطار کے معاملے میں ہر قسم کا منفذ معتبر ہے۔ خواہ وہ خلقی اور پیدائشی ہو یا

پیدائشی نہ ہو۔

مطلب یہ ہے کہ ان میں سے کسی راستے سے کوئی چیز جوف تک پہنچ گئی تو روزہ انظار ہو جائے گا۔ جبکہ حضراتِ صاحبین کے نزدیک قدرتی منفذ کا تو اعتبار ہے لیکن غیر پیدائشی کا نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ منہ وغیرہ کے راستے سے اگر کوئی چیز جوف تک پہنچی تو روزہ ٹوٹ جائیگا لیکن اگر زخم وغیرہ کے راستے جوف تک پہنچی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

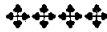


مسام کی حقیقت :

اللہ جل شانہ نے انسانی جلد میں بے شمار ایسے سوراخ پیدا کئے ہیں جو آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ مگر ان کے ذریعے جسم کے اندر سے پسینہ وغیرہ کا اخراج ہوتا ہے اور جسم پر کوئی چیز لگائی جائے جیسے تیل کریم اور کوئی دوا تو اس کا اثر اندر تک پہنچ جاتا ہے۔ ایسے غیر محسوس راستوں کو "مسام" کہتے ہیں۔

حضراتِ فقہائے کرام کے ہاں اگر کوئی چیز "مسامات" کے ذریعے جوف تک پہنچے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مثال : یہی وجہ ہے کہ کسی قسم کا انجکشن (Injection) (خواہ وہ گوشت میں لگایا جائے یا شریان میں) اور ڈرپ (Drip) وغیرہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگرچہ ان دوائیوں کا اثر جوف تک پہنچے کیونکہ اس صورت میں منفذ کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ مسامات کے ذریعے دوا جوف تک پہنچتی ہے۔



آنکھ کا حکم : آنکھ اگرچہ دیکھنے میں منفذ لگتا ہے مگر اس کا جوف سے اندرونی رابطہ اور راستہ اس قدر مخفی اور چھوٹا ہے کہ حضراتِ فقہاء نے اس کو مسامات میں شمار کیا ہے۔

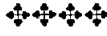
چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آنکھ میں سرمہ استعمال کرنے اور قطرے ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اگرچہ سرمہ کارنگ یا دوا کا ذائقہ حلق یا تھوک میں محسوس ہو۔



مفطرات (روزہ توڑنے والی اشیاء) کون کون سی ہیں؟

ہر وہ چیز روزہ توڑ دیتی ہے جو باہر سے جوف (معدہ، حلق، پھیپھڑوں اور آنتوں) میں پہنچے، خواہ قدرتی

راستے (منہ، ناک) سے پہنچے یا مصنوعی اور غیر قدرتی راستے (پیٹ کا وہ زخم جو جوف میں کھلتا ہو) سے پہنچے، خواہ وہ پہنچنے والی چیز مائع اور بننے والی (پانی، دودھ، سیال دوا) ہو یا بننے والی نہ ہو بلکہ جامد (پھل، کھانا، ٹیبلیٹس (Teblts))، اور کپسول وغیرہ) ہو خواہ وہ منہ میں رکھنے سے پکھل جاتی ہو (جیسے آسکریم، ٹانی) یا منہ میں رکھنے سے وہ پگھلتی اور تحلیل نہ ہوتی ہو، جیسے روٹی، چاول وغیرہ) خواہ وہ چیز عموماً کھائی جاتی ہو (جیسے کھانا، پھل وغیرہ) یا عموماً نہ کھائی جاتی ہو (جیسے لوہے، یا تھڑ، یا لٹری کا ٹکڑا، کپے چاول اور کچا اناج وغیرہ) خواہ اس چیز کے کھانے سے بدن کو غذائیت یا دوا کی صورت میں فائدہ ہوتا ہو (جیسے عام کھانے کی چیزیں اور دوائیں، اور سگریٹ کے عادی کیلئے سگریٹ اور تھقہ وغیرہ)۔ خواہ اس سے غذائیت اور دوا کا کوئی فائدہ حاصل نہ ہو (جیسے تھڑ بکڑی یا لوہے کا ٹکڑا نگل جانا)۔



خوشبو وغیرہ کا حکم :

لیکن اس اصول سے ہوا (آکسیجن) مستثنیٰ ہے، ہوا سے کسی کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگرچہ یہ باہر سے داخل ہوتی ہے اور اس سے بدن کو غذائیت اور حیات حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح ہوا کے حکم میں ہر وہ چیز داخل ہے جس کا کوئی خارجی جسم نہیں ہے اگرچہ اس سے بدن کو فائدہ اور غذائیت حاصل ہوتی ہو (جیسے خوشبو، سردیوں میں ہیٹر (Heater) یا آگ سے حرارت حاصل کرنا) اور گرمیوں میں ایئر کنڈیشنڈ وغیرہ سے ٹھنڈک حاصل کرنا۔ ہوا کی طرح ان چیزوں سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

ضابطہ اور اصول :

مذکورہ بالا تمام تفصیل کو ذہن میں رکھتے ہوئے سمجھئے! جس طرح روزہ ٹوٹنے کیلئے مفطرات میں سے کسی چیز کا جوف میں پہنچنا ضروری ہے۔ اسی طرح اس کا جوف میں پہنچ کر ٹھہر جانا اور غائب ہو جانا شرط ہے۔ صرف جوف میں پہنچ جانا ہی کافی نہیں ہے۔

مثال : کسی شخص نے گوشت کا ٹکڑا دھاگے سے باندھا اور پانی کے بغیر نگل گیا۔ اور پھر دھاگہ کھینچ لیا اور

گوشت کا ٹکڑا باہر آ گیا اور گوشت کا کوئی ذرہ بھی حلق میں نہیں ٹھہرا تو اسے کاروزہ نہیں ٹوٹے گا۔

الحمد للہ! اس اصول سے عصر حاضر کے بہت سارے مسائل حل ہو گئے:

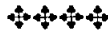
مثالیں ملاحظہ کیجئے:

مثال : عورت کے رحم (بچہ دانی) کی صفائی کیلئے لیڈی ڈاکٹر وغیرہ جو آلات استعمال کرتی ہیں، چونکہ

انہیں اندر داخل کرنے کے بعد نکال لیا جاتا ہے اور یہ چیز جوف میں پہنچ کر ہمیشہ کیلئے ٹھہر نہیں جاتی لہذا اس سے روزہ افطار نہیں ہوگا۔

مثال : انسانی بدن کے اندرونی معائنہ کیلئے جو مختلف آلات مثلاً براکوا سکوپ، گیسٹر واسکوپ، پیشاب کی نالی، معدہ صاف کرنے کی نالی (Ryles Tube) وغیرہ داخل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

تنبیہ : خالی ان خشک آلات کے جوف میں داخل کرنے سے مذکورہ اصول کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن اگر ان آلات کیساتھ کوئی دوا استعمال کی گئی جیسا کہ عموماً ویزلین یا چکناہٹ وغیرہ استعمال کی جاتی ہیں تو ویزلین یا چکناہٹ کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔



ضابطہ اور اصول :

اصول یہ ہے کہ:

"الْإِفْطَارُ مِمَّا دَخَلَ، لَا مِمَّا خَرَجَ"

روزہ ہر اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو بدن میں داخل ہوتی ہے، اس چیز سے نہیں ٹوٹتا جو بدن سے خارج ہوتی ہے۔

مثال : کسی نے گند خون نکلوانے کیلئے چھپے لگوائے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مثال : کسی کو خون کی بوتل دی، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مثال : بے اختیار تہہ ہوگئی، خواہ تھوڑی ہو یا منہ بھر کر اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مثال : غیر اختیاری طور پر، یا کسی عورت کو دیکھتے ہی انزال ہو گیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

چونکہ یہ تمام اشیاء بدن سے نکلنے والی ہیں لہذا ان سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔



ضابطہ اور اصول :

ہر ایسی چیز یا ہر ایسا فعل جو براہ راست خود تو مفطرات میں سے نہیں ہے، لیکن وہ روزہ توڑنے کا سبب اور ذریعہ بن سکتا ہے، اسے بھی حضرات فقہاء کرامؒ نے مکروہ لکھا ہے۔

مثال : عورت کا کھانا چکھنا مکروہ ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کھانا چکھتے ہوئے کھانے کا کوئی ذرہ حلق میں اتر جائے اور روزہ ٹوٹ جائے۔

مثال : لیکن اگر کسی عورت کا شوہر غصیلی طبیعت کا ہو، کھانے میں نمک مرچ زیادہ ہونے پر آپے سے باہر ہو جاتا ہو تو ایسی عورت کیلئے زبان پر رکھ کر کھانا چکھ لینا مکروہ بھی نہیں ہے۔ کھانا چکھ کر فوراً تھوک دے۔

مثال : روزہ دار کا اپنے منہ سے روٹی یا گوشت وغیرہ کا ٹکڑا چبا کر بچے کو کھلانا مکروہ ہے، کیونکہ کھانے کے کسی ذرے کا حلق میں اتر جانے کا اندیشہ ہے۔

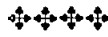
البتہ اگر مجبوری ہو اور بچہ بھوک کی وجہ سے بلک رہا ہو اور دودھ وغیرہ نہ ہو تو چبانا مکروہ نہیں ہے۔

مثال : روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسہ دینا مکروہ ہے کیونکہ عین ممکن ہے کہ بوسہ دینے کی وجہ سے شہوت سے مغلوب ہو کر جماع کر بیٹھے اور روزہ ٹوٹ جائے۔

مثال : روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ یا منجن کرنا بھی مکروہ ہے کیونکہ پیسٹ یا منجن کے کسی ذرے کا حلق میں اتر جانے کا اندیشہ ہے۔

مثال : روزہ کی حالت میں نسوار رکھنا مکروہ ہے، کیونکہ نسوار کے کسی ذرے کا حلق میں پہنچ جانے کا اندیشہ ہے۔

الغرض ہر وہ چیز جو روزہ توڑنے کا سبب بن سکتی ہے مکروہ تنزیہی ہے۔



تمام اصول و ضوابط کا لب لباب :

ہوایا خوشبو وغیرہ کے علاوہ ہر وہ چیز جو معدہ، حلق، یا آنتوں تک پہنچ جائے یا ایسی جگہ پہنچ جائے جو معدہ یا حلق، یا آنتوں کا راستہ ہو، اور "مُتَقَدِّ" کے راستے سے پہنچے خواہ منفذ خلقی ہو یا غیر خلقی (مسام اور آنکھ کے علاوہ) اور وہ چیز جو فم میں پہنچ کر ٹھہر جائے اور غائب ہو جائے اور افطار سے رکاوٹ بننے والی کوئی چیز (نسیان، غلبہ، اور دارالحرب میں نو مسلم کا احکام سے جا مل ہونا) نہ پائی جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

